نہیں ہونا چاہیے۔ کیا یہ شتر گربگی نہیں ہے کہ آپ نے اپنی سوچ کے مطابق ایک خاص نظریہ قائم کر لیا اور پھر ایک سیرت نگار کی وہ روایت تو اپنی تائید میں پیش کر دی جو آپ کی سوچ کے سانچے میں پوری بیٹھتی ہے، لیکن اسی سیرت نگار کی وہ روایت موضوع قرار دے کر رد کر دی جو آپ کے خود ساختہ نظریے کے مطابق نہیں ہے۔ یہ تحقیق نہیں بلکہ لوگوں کو فکری انتشار میں مبتلا کرنا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاول پور کے بعض اساتذہ نے اسی مشن کو اپنا لیا ہے۔ اس سے پہلے اسی یونیورسٹی کے ڈاکٹر محمد سلیمان اطہر صاحب نے

"THE DEVELOPMENT OF MILITARY INTELLIGENCE IN THE CAREER OF THE PROPHET AT MEDINA."

کے موضوع پر مقالہ لکھ کر اپنی تحقیقِ انیق کا جو نمونہ پیش کیا ہے وہ دشمنانِ اسلام کو تو خوش کر سکتا ہے اور ایک برطانوی یونیورسٹی سے ان کو پی ایچ ڈی کی ڈگری بھی دلا سکتا ہے، لیکن ہمارے نزدیک کوئی ایسا شخص جو اسلام کی اخلاقی اقدار پر پورا ایمان رکھتا ہو، کبھی ایسا مقالہ لکھنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔ کاش اسلامیہ یونیورسٹی کے یہ اساتذہ اپنی صلاحیتوں کو تعمیری علمی کاموں پر صرف کرتے۔

ترجمان القرآن کے اوراق میں ڈاکٹر محمد سلیمان کے مضمون (بیعتِ عقبہ ثانیہ اور حضرت عباسؓ) کی اشاعت پر ہمیں اس لیے بہت افسوس ہے کہ ڈاکٹر صاحب کے کیے ہوئے کاموں پر پہلے سے ہی گستاخیٔ جناب رسالتمآبؐ کا الزام تھا جس کا ہمیں علم نہیں تھا۔ شخصیت کو پہلے سے جانے بغیر ہم نے اس خیال سے ایک قابلِ بحث امر کو شائع کر دیا کہ اس کا مدلل جواب سامنے آنے سے ڈاکٹر صاحب کا فکری مقام زیادہ اچھی طرح سامنے آ جائے گا۔ چنانچہ ہمارے معزز دوست طالب الہاشمی صاحب نے بہت کم وقت میں اپنی وسعتِ مطالعہ کی بنا پر جوابی مقالہ لکھ دیا۔ امید ہے کہ اس مقالے کے ذریعے ہماری پچھلی کوتاہی کی تلافی ہو جائے گی۔

حالات کو جاننے کے بعد ہم بھی ایسے شخص کے بہاولپور اسلامیہ یونیورسٹی سے برطرفی کے علاوہ یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ گستاخیٔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے مدلل الزام کے زیرِ اثر مقدمہ بھی چلایا جانا چاہیے۔ جیسا کہ ڈاکٹر ہاشمی لودھی نے آواز اٹھائی ہے۔ (مدیر)